قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

# الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 15/ جون 2022ء | 15/ ذوالقعدہ 1443ھ ہجری قمری | 15/ احسان 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 118

## فرمانِ رسول ﷺ

غزوۂ تبوک سے واپسی پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:

رَجَعۡنَا مِنَ الۡجِهَادِ الۡاَصۡغَرِ إِلَى الۡجِهَادِ الۡاَكۡبَرِ

(تفسیر الرازی زیر آیت الحج: 22)

ہم ایک چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

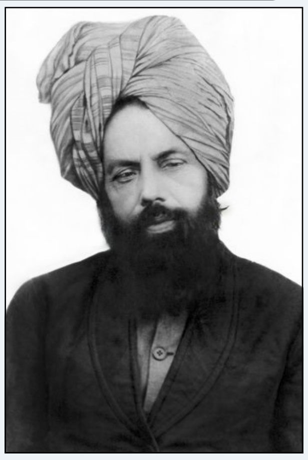

’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر ہمیں طریقِ ادب اور اخلاق کا سبق سکھلایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ (سورۃ الانعام جزو نمبر 7) یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو کہ وہ پھر تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں۔ اب دیکھو کہ باوجودیکہ خدا کی تعلیم کی رو سے بُت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشتعل ہو کر خدا کو گالیاں نکالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ٹھہر جاؤ‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 460-461)

’’دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں جیسا کہ مکّہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی… مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا، یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے… پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا۔ کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے‘‘

(نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 409-410)

## ارشاد باری تعالیٰ

اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصۡرِهِمۡ لَقَدِيۡرُ ۙ﴿۴۰﴾ اۨلَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بِغَيۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ؕ وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۴۱﴾

(الحج: 40-41)

ترجمہ: ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے، (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع، اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبے والا ہے۔

## فرمان خلیفہ وقت

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جو جنگیں لڑی گئیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اس کی تین وجوہات ہیں۔ نمبر ایک یہ کہ دفاعی طور پر یعنی بطریق حفاظتِ خود اختیاری، اپنی حفاظت اور دفاع کے لئے۔

دوسرے بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون جب مسلمانوں پر حملے کئے گئے تو دشمن کو سزا دینے کے لئے، ان سے جنگ کی گئی۔ اسلامی حکومت تھی، سزا کا اختیار تھا۔

نمبر تین بطور آزادی قائم کرنے کے یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے۔ ان لوگوں کی طاقت توڑنے کے لئے جو اس وقت اسلام لانے والوں پر ظلم توڑتے تھے اور ان کو محض اس لئے قتل کیا جاتا تھا، اس لئے تکلیفیں دی جاتی تھیں کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 12)

(خطبہ جمعہ 29 جون 2007ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## اس شمارہ میں

- خواہش کا کوئی باب مکمل نہیں ہوا (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- رسول کریمؐ کی خشیتِ الٰہی
- خلافت احمدیہ۔ اہم مباحث اور نتائج
- کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
- پاکستان کا شمال حسن سے مالامال - قسط دوم

## دربارِ خلافت

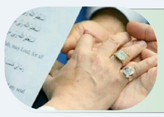

# ’’صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور اقتباسات پیش کروں گا جو سچائی کے اظہار کے بارے میں ہیں کہ کس طرح ہونا چاہئے، کیسے موقعوں پر ہونا چاہئے، اس کی مختلف حالتیں کیا ہوتی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی اندر سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچا ہے،‘‘۔ کسی کی بات کوئی کر رہا ہو، اگر فراست ہو تو سمجھ جاتا ہے۔فرمایا کہ: ’’سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے، وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کرسکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اُس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔‘‘ شیطان تو ساتھ لگا ہوا ہے، لیکن اگر انسان کے اندر سچائی ہے، اپنا معاملہ اللہ سے صاف ہے تو پھر کوئی فکر نہیں۔فرمایا کہ ’’خدا کو راضی کرے، پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پروا کرے۔‘‘ فرمایا کہ ’’ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی موردِ عذاب ہو جاوے۔‘‘ خود انسان غلطیوں میں پڑے تو تبھی عذاب آتا ہے، تبھی سزا ملتی ہے۔ اگر انسان سچائی پر قائم رہے، نیکیوں پر قائم رہے، اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو تو پھر یہ چیزیں نہیں آتیں۔ لیکن یہ سب کچھ خود نہیں حاصل ہوتا۔فرمایا: ’’مگر یہ سب کچھ بھی تائیدِ غیبی اور توفیقِ الٰہی کے سوا نہیں ہوسکتا۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی تائید ہو گی، اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو تبھی ہو گا۔ اور پھر اُس کے لئے وہی استغفار اور اللہ تعالیٰ کے لئے جھکنا ہے۔فرمایا کہ ’’صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔‘‘ انسان بہت کچھ کرتا ہے کہ مَیں یہ کر دوں گا، وہ کر دوں گا اور دینی معاملات میں تو بالکل ہی انسانی کوشش نہیں بنا سکتی۔ اللہ کا فضل ہو تو دین کی خدمت کی بھی توفیق ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: ’’صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا۔ (النساء:29) انسان ناتواں ہے، غلطیوں سے پُر ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیداتِ غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنادے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 543 ایڈیشن 2003ء)

پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ دین میں بھی، دنیا میں بھی مشکلات آتی ہیں۔ ہر جگہ اگر سچائی پر قائم ہو گے، تقویٰ پر قائم ہو گے، اپنے اعمال پر نظر ہو گی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔بعض دفعہ عملاً یہ بھی ہوتا ہے لیکن اگر اپنا ظاہر و باطن ایک ہو تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ مشکلات بھی غائب ہو جاتی ہیں اور یہ صرف دشمنوں کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ اپنوں سے بھی سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال سکتا ہے کیونکہ اپنوں میں بھی کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔تقویٰ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لئے انسان بعض دفعہ اپنوں سے بھی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 21/ جون 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

# خواہش کا کوئی باب مکمل نہیں ہوا

خواہش کا کوئی باب مکمل نہیں ہوا
دیکھا ہے جو بھی خواب مکمل نہیں ہوا

اس نے مرے جواب سے ڈھونڈا ہے پھر سوال
جبکہ مرا جواب مکمل نہیں ہوا

بے ہوش تھا پڑا رہا وہ آرزو کے بعد
جب تک ترا نقاب مکمل نہیں ہوا

منزل نہ مل سکی اسے جب تک کہ راہرو
فطرت سے ہم رکاب مکمل نہیں ہوا

پاگل ابھی سے ہو رہی ہیں تتلیاں تمام
تیار وہ گلاب مکمل نہیں ہوا

ہے جستجوئے یار تو دل کا گھڑا سنبھال
بپھرا ابھی چناب مکمل نہیں ہوا

میں جانتا تھا خواہشیں دشمن کا روپ ہیں
ان سے بھی اجتناب مکمل نہیں ہوا

چہرہ بدل بدل کے جو ملتا ہے روز و شب
لگتا ہے اک عذاب مکمل نہیں ہوا

ترکش میں تیر ہیں تو انہیں آزمایئے
گھائل یہ دل جناب مکمل نہیں ہوا

ہوتا رہا ہے تیرا کبھی میرا، آج تک
دل کا بھی انتساب مکمل نہیں ہوا

چہرے پہ اطمینان بتاتا ہے یہ نجیب!
تیرا بھی احتساب مکمل نہیں ہوا

نجیب احمد فہیم

صبیحہ محمود۔ جرمنی

# احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو (الحدیث)

قسط نمبر 41

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

## طلاق (حصہ 3)

### عورت کو چھونے سے قبل مہر مقرر نہ ہونے کی صورت میں طلاق دیتے وقت اپنی حیثیت سے کچھ متاع دینے کا حکم

• لَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوۡہُنَّ اَوۡ تَفۡرِضُوۡا لَہُنَّ فَرِیۡضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوۡہُنَّ ۚ عَلَی الۡمُوۡسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الۡمُقۡتِرِ قَدَرُہٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ

(البقرہ:237)

تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو۔ اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحبِ حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔ (یہ) معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔ احسان کرنے والوں پر تو (یہ) فرض ہے۔

### عورت کو چھونے سے قبل حق مہر مقرر ہونے کی صورت میں نصف حق مہر کی ادائیگی لازمی ہے

• وَاِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡہُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡہُنَّ وَقَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَہُنَّ فَرِیۡضَةً فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یَّعۡفُوۡنَ اَوۡ یَعۡفُوَا الَّذِیۡ بِیَدِہٖ عُقۡدَةُ النِّکَاحِ ؕ وَاَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ؕ وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ

(البقرہ:238)

اور اگر تم انہیں اس سے پیشتر طلاق دے دو کہ تم نے انہیں چھوا ہو، جبکہ تم ان کا حق مہر مقرر کر چکے ہو، تو پھر جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا نصف (ادا کرنا) ہوگا سوائے اس کے کہ وہ (عورتیں) معاف کر دیں، یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا بندھن ہے۔ اور تمہارا عفو سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس میں احسان (کا سلوک) بھول نہ جایا کرو۔ یقیناً اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

(نوٹ: اس آیت میں تین احکام ملتے ہیں)

1۔ عورت کو چھُونے سے قبل اگر حق مہر مقرر ہو چکا ہے تو نصف حق مہر دینا فرض ہے۔

2۔ اس موقع پر عفو سے کام لینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

3۔ احسان کا سلوک کرنا نہ بھولیں۔

### مطلقہ مائیں بچوں کو دو سال تک دودھ پلائیں

• وَالۡوَالِدٰتُ یُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ حَوۡلَیۡنِ کَامِلَیۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ

(البقرہ:234)

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اس (مرد) کی خاطر جو رضاعت (کی مدت) کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔

### دودھ چھڑوانے کے متعلق باہمی رضامندی

• فَاِنۡ اَرَادَا فِصَالًا عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡہُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَا ؕ

(البقرہ:234)

پس اگر وہ دونوں باہم رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا فیصلہ کر لیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔

### کسی دوسری عورت سے دودھ پلوانے کے متعلق ہدایت

• وَاِنۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ تَسۡتَرۡضِعُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا سَلَّمۡتُمۡ مَّاۤ اٰتَیۡتُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ

(البقرہ:234)

اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی اور سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ معروف کے مطابق تم نے (انہیں) دینا تھا (ان کے) سپرد کر چکے ہو۔

### ماں باپ یا وارث کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے

• لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِہَا وَلَا مَوۡلُوۡدٌ لَّہٗ بِوَلَدِہٖ ۚ وَعَلَی الۡوَارِثِ مِثۡلُ ذٰلِکَ

(البقرہ:234)

ماں کو اس کے بچے کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچے کے تعلق میں۔ اور وارث پر بھی ایسے ہی حکم کا اطلاق ہوگا۔

## بیواؤں بارے احکام (حصہ 1)

’’اور جو لوگ تم میں سے فوت ہوجائیں اور جو بیوائیں رہ جائیں تو وہ چار مہینے اور دس دن نکاح کرنے سے رکی رہیں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

### وفات پانے سے قبل اپنی بیویوں کے حق میں ایک سال تک فائدہ پہنچانے کی وصیت

• وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۚۖ وَّصِیَّةً لِّاَزۡوَاجِہِمۡ مَّتَاعًا اِلَی الۡحَوۡلِ غَیۡرَ اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡ مَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ

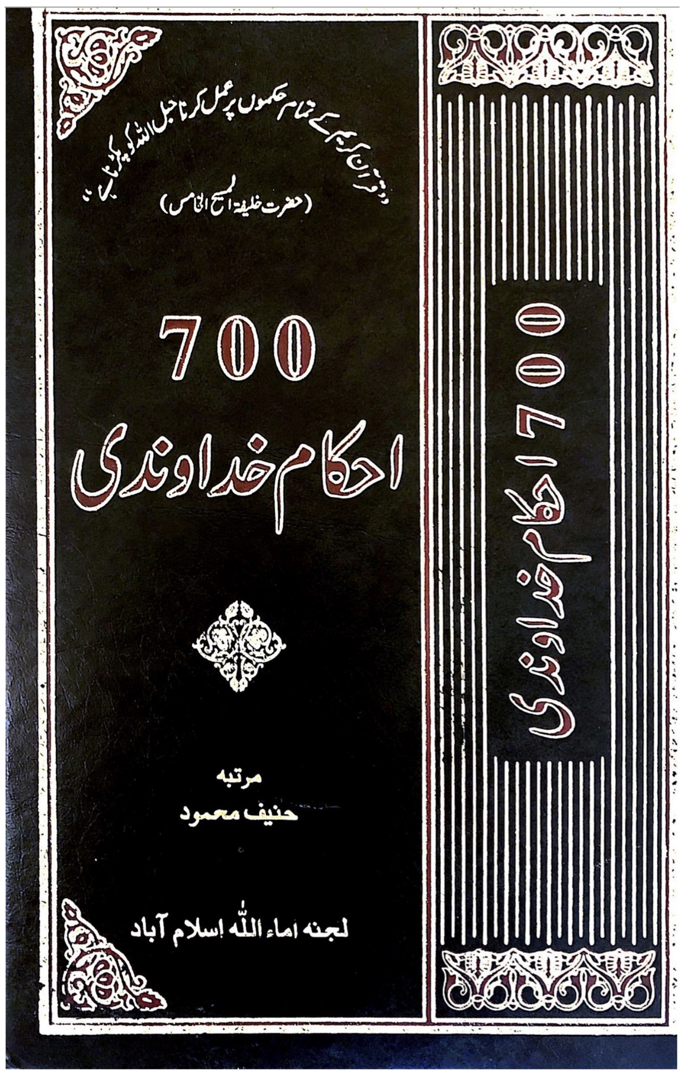


(البقرہ:241)

اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ رہے ہوں، اُن کی بیویوں کے حق میں یہ وصیت ہے کہ وہ (اپنے گھروں میں) ایک سال تک فائدہ اٹھائیں اور نکالی نہ جائیں۔ ہاں! اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو وہ خود اپنے متعلق کوئی معروف فیصلہ کریں۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

### بیوہ کو عدّت گزارنے کے بعد اور شادی کرنے کی اجازت

• وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَةَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡرًا ۚ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا فَعَلۡنَ فِیۡۤ اَنۡفُسِہِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ

(البقرہ:235)

اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں۔ تو وہ (بیویاں) چار مہینے اور دس دن تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ پس جب وہ اپنی (مقررہ) مدت کو پہنچ جائیں تو پھر وہ (عورتیں) اپنے متعلق معروف کے مطابق جو بھی کریں اس بارہ میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔

### بیوہ سے خفیہ معاہدے نہ کرو قولِ معروف کہہ سکتے ہو

• وَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ فِیۡمَا عَرَّضۡتُمۡ بِہٖ مِنۡ خِطۡبَةِ النِّسَآءِ اَوۡ اَکۡنَنۡتُمۡ فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ سَتَذۡکُرُوۡنَہُنَّ وَلٰکِنۡ لَّا تُوَاعِدُوۡہُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا

(البقرہ:236)

اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں کہ تم (ان) عورتوں سے نکاح کی تجویز کے متعلق کوئی اشارہ کرو یا (اسے) اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ جانتا ہے کہ ضرور تمہیں اُن کا خیال آئے گا۔ لیکن ان

بقیہ صفحہ 10 پر

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

# دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 32

## اللہ تعالیٰ کے فضل کے قریب آنے پر قبولیت دعا کے اسباب ظاہر ہوتے ہیں

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب پہنچا دیتا ہے دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالےٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔اس لئے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 103-104 ایڈیشن 1984ء)

## نری دعا کے ساتھ عقائد کی درستی ضروری ہے

دعا میں جس قدر بیہودگی ہوتی ہے اسی قدر اثر کم ہوتا ہے یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔مثلاً ایک شخص ہے کہ اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بیہودہ ہوگا۔یہ ضروری امر ہے کہ ضرورتِ حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے۔لیکن دوسری بیہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔

عام لوگ جو آجکل دفع طاعون کے لئے دعا مانگتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ

اس وقت اللہ تعالےٰ اپنی ذات کو منوانا چاہتا ہے۔نِری دعا سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے جبتک کہ عقائد کی اصلاح نہ ہو۔ایسی دعائیں کیا بُت پرست نہیں مانگتے؟ پھر اُن میں اور ان میں فرق کیا ہوا؟ بلکہ مجھے خیال آتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ (البقرہ: 187) کے یہی معنے ہیں کہ اگر سوال ہو کہ خدا کا علم کیونکر ہو اتو جواب یہ ہے کہ اسلام کا خدا بہت قریب ہے۔اگر کوئی اسے سچے دل سے بلاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے۔دوسرے فرقوں کے خدا قریب نہیں ہیں بلکہ اس قدر دور ہیں کہ ان کا پتہ ہی ندارد۔اعلیٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو اور یہی ذریعہ ہے جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ: 187) کے بھی یہی معنے ہیں کہ وہ جواب دیتا ہے گونگا نہیں ہے۔دوسرے تمام دلائل اس کے آگے ہیچ ہیں۔کلام ایک ایسی شئے ہے جو کہ دیدار کے قائمقام ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 106-107 ایڈیشن 1984ء)

## دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہیئے

دعا کے لئے انسان کو اپنے خیال اور دل کو ٹٹولنا چاہیئے کہ آیا اس کا میلان دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف یعنی کثرت سے وہ دعائیں دنیاوی آسائش کے لئے ہیں یا دین کی خدمت کے لئے۔پس اگر معلوم ہو کہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اسے دنیاوی افکار ہی لاحق ہیں اور دین مقصود نہیں تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہیئے۔بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ کمر باندھ کر حصول دنیا کے لئے مجاہدے اور ریاضتیں کرتے ہیں۔دعائیں بھی مانگتے ہیں۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔بعض مجنون ہو جاتے ہیں لیکن سب کچھ دین کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہ کرے۔قول اور عمل کی مثال دانہ کی ہے۔اگر کسی کو ایک دانہ دیا جاوے اور وہ اسے لیجا کر رکھ چھوڑے اور استعمال نہ کرے تو آخر اسے پڑے پڑے گھن لگ جاوے گا۔ایسے ہی اگر قول ہو اور اس پر عمل نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ قول بھی نہ رہے گا۔اس لئے اعمال کی طرف سبقت کرنی چاہیئے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 117 ایڈیشن 1984ء)

## دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کی جاوے

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالےٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے گناہ سے بچنے کیلئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالےٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا۔تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔جہانتک طاقت ہے وہاں تک رقّت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دُور ہوں۔اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔جیسے اژدہا میں ایک سمّ قاتل ہے۔اسی طرح نفس امارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا۔اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 123ایڈیشن 1984ء)

## اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کی جاوے

ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 127ایڈیشن 1984ء)

## وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہوسکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 135ایڈیشن 1984ء)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

# تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

## ذاتی تجربات کی روشنی میں

### قسط 47

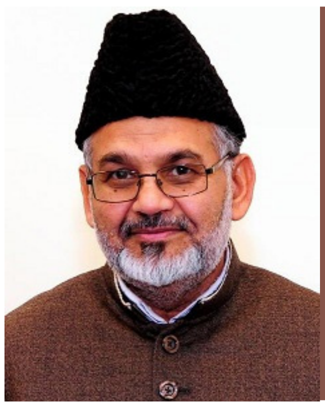

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 3 ستمبر 2010ء صفحہ 7 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک اور قبولیتِ دعا'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس مضمون کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 3 ستمبر 2010ء صفحہ 15 پر قریباً پورے صفحہ پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے جمعہ کی اہمیت قرآن و احادیث نبویہ ﷺ سے بیان کی ہے۔ نیز مسلمانوں میں جو یہ خیال آ گیا ہے کہ رمضان کے آخری جمعے میں حاضر ہو کر سارے گناہ بخشوائے جائیں تو پھر سارا سال مسجد میں آنے کی یا جمعہ پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اس کا رد کیا ہے۔

احادیث نبویہ سے جمعہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے بلکہ اس ضمن میں 7-8 احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اس کے بعد جمعۃ الوداع کے تصور کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ (رمضان المبارک) سے دو حوالے نقل کئے گئے ہیں کہ ہمارا وداع تو ایسا ہو جیسا کہ ہم اپنے پیاروں کو جدا ہوتے وقت وداع کرتے ہیں اس وقت ان کی جدائی کی ایک تکلیف ہو رہی ہوتی ہے۔

آخر میں یہ حدیث درج کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ سے ڈرو، پانچ وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی)

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 3 تا 9 ستمبر 2010ء صفحہ 10 پر قریباً $\frac{3}{4}$ صفحہ کا خاکسار کا مضمون بعنوان ''جمعۃ الوداع یا جمعۃ الاستقبال'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 4 تا 10 ستمبر 2010ء صفحہ A6 پر ایک مختصر سی خبر شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

Interfaith Symposium

''بین المذاہب کانفرنس'' اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کی چینو کی مسجد میں ایک بین المذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ''ٹیری جان'' پاسٹر نے ''قرآن کریم'' جلانے کا اعلان کیا تھا کہ وہ 11 ستمبر 2010ء کو یہ مذموم حرکت کرے گا۔ اخبار لکھتا ہے کہ اس ضمن میں امام شمشاد ناصر نے دیگر مذاہب کے نمائندوں کو مسجد بیت الحمید چینو آنے کی دعوت دی تا اس بارے میں حقائق بیان کئے جا سکیں۔ خبر کے آخر میں مسجد کا فون نمبر بھی درج کیا گیا ہے۔

Penny Saver USA یہاں سے ایک میگزین نکلتا ہے جس کا یہ عنوان ہے اس میں صرف اشتہارات ہی ہوتے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ اس کے ذریعہ بھی اب تبلیغ کر سکتے ہیں اور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ یہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں تقسیم ہوتا ہے اور ہر طبقہ کے بزنس لوگ خواہ ان کا کاروبار چھوٹا ہو یا بڑا اس کو ضرور دیکھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کے اول صفحہ پر ٹائٹل صفحہ پر ہم نے اپنا رنگین اشتہار شائع کرایا اس کی اشاعت یکم ستمبر 2010ء صفحہ جس کا عنوان یہ تھا:

Love For All Hatred for None

محبت سب کے لئے اور نفرت کسی نہیں

اور اس کے نیچے انگریزی میں یہ بھی لکھا تھا۔

Muslims for Peace

''مسلمان صرف اور صرف امن کے لئے ہیں''

اس کے نیچے مسجد بیت الحمید کی رنگین تصویر ہے اور منارۃ المسیح کی تصویر کے ساتھ نیچے لکھا گیا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی دنیا کے 190 ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے۔ یہ وہ مسلمان کمیونٹی ہے جو آنے والے مسیح موعود اور امام مہدی پر یقین رکھتی ہے کہ آ چکے ہیں اور ان کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ آپ ہماری ویب سائٹ پر جا کر بھی ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

اس علاقہ میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو ہمارا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام جو صبح 9:30 سے ریڈیو کی اس فریکونسی پر ہوتا ہے KC AM 1050 AMR پر سنیں۔

اس کے بعد مزید معلومات کے لئے بیت الحمید کا ایڈریس فون نمبر اور خاکسار کا فون نمبر درج ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 7 ستمبر 2010ء صفحہ A6 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری خبر اس شہ سرخی کے ساتھ شائع کی: مذہبی راہنما ''قرآن کریم'' کے جلائے جانے کی وجہ سے تشویش میں مبتلا ہیں

یہ خبر Jannise Johnson نے لکھی ہے جو کہ اخبار کے سٹاف رائٹر ہیں۔ اخبار لکھتا ہے کہ علاقہ کے بہت سے مذہبی لیڈر اس مقصد کے لئے اکٹھا ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنی تشویش اور غصہ کا اظہار کیا اس بات پر کہ فلوریڈا میں ایک پاسٹر نے اعلان کیا ہے کہ وہ 11 ستمبر کو قرآن کو آگ لگائے گا۔ اس میٹنگ کا عنوان یہ رکھا گیا ہے کہ ''ہمیں ہر مذہب کی مقدس کتاب کا احترام کرنا چاہئے'' اور اس میٹنگ کا اہتمام جماعت احمدیہ مسلمہ کی مسجد بیت الحمید چینو میں کیا گیا ہے۔ قریباً سب مذہبی لیڈرز نے جو یہاں اکٹھے ہوئے تھے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ہمیں برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے۔ اور دوسروں کے مذہبی جذبات اور مذہبی کتب کا بھی تمام

مذہبی عمائدین نے اس بات کو رد کیا ہے اور اس بات پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے جو فلوریڈا کے Gainsville کے چرچ کے پادری ٹیری جان نے کہا ہے کہ وہ 11 ستمبر کو سر عام قرآن کو آگ لگائے گا۔ یہودی ربائی اور عیسائی پادریوں نے کہا کہ یہ ایک چھوٹا سا آدمی، چھوٹے سے شہر میں اور جو ایک بہت ہی چھوٹے سے چرچ کو چلا رہا ہے کی یہ حرکت بہت مذموم حرکت ہے۔ اور اس سے لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

ایک مقرر نے کہا کہ اس ٹیری جان کی فیملی کو جرمنی میں بہت سزا ملی ہے اور اب یہ چاہتا ہے کہ اسی قسم کا ماحول مسلمانوں کے ذریعہ یہاں امریکہ میں پیدا کرے۔

ایک اور مقرر نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کے خلاف منفی خیالات پیدا کرنے کی روکو روکنا چاہئے۔

امام شمشاد جس نے کہ اس میٹنگ کا اہتمام کیا ہے کہا ہے کہ ہم سب مذاہب کا احترام کرتے ہیں اور سب کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ میں اس میٹنگ سے خوش ہوں۔

یہ بہت اچھا اور کامیاب اجلاس رہا۔ بہت سے مذہبی عمائدین نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور ٹیری جان کی اس سلسلہ میں مذمت کی اور اگر آپ کو احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بارے میں مزید معلومات لینی ہوں تو احمدیہ ویب سائٹ سے لے سکتے ہیں۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 9 ستمبر 2010ء صفحہ 9 پر عربی سیکشن میں خاکسار کا مضمون بعنوان ''رمضان المبارک و عید الفطر سعید'' شائع کیا۔ اس مضمون میں خاکسار نے در اصل رمضان کی اہمیت، برکات بیان کی ہیں اور ارکان اسلام کے اس رکن کا تذکرہ قرآن کریم کی آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (البقرہ:186) اور سورۃ الاعراف آیت 27 کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

یہ مبارک مہینہ انسان کے روحانی امراض کے دفع کے لئے آتا ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پھر اسلامی طریق عید الفطر منانے اور صدقۃ الفطر کے احکامات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں اور آخر میں ایڈریس اور فون نمبر دیئے گئے ہیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 9 ستمبر 2010ء صفحہ 8 پر ہمارا تبلیغی اشتہار $\frac{1}{4}$ صفحہ کا شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔ ''اسلام میں دہشت گردی کلیۃً منع ہے''

''مسلمان صرف امن کے لئے ہیں'' اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہیں تو ہمارے دیئے گئے فون نمبر یا ایڈریس یا ویب سائٹ اور اس علاقہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی ہے اور ریڈیو پروگرام کا وقت اور جس فریکونسی پر سنا جا سکتا ہے اس کا نمبر درج ہے۔ نیز مسجد بیت الحمید میں نمازوں اور جمعہ کے اوقات

اور ہر ایک کومسجد وزٹ کرنے پر Welcome۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 10 ستمبر 2010ءصفحہ 15 پر خاکسار کا مضمون ’’رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون میں یہ بیان کیا ہے کہ رمضان اپنی برکتوں کے ساتھ آیا اور مغفرت تقسیم کر کے اور آگ کے عذاب سے بچنے کی خوشخبری دیتا ہوا گزر گیا۔ ہر شخص نے اپنی اپنی استعداد اور طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ خاکسار نے حضرت علیؓ کی یہ روایت بھی نقل کی کہ آپ نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا اعمال کا دارومدار ان کے انجام پر ہے۔ اس بات کو آپ نے تین مرتبہ دہرایا۔ خاکسار نے لکھا کہ اب جبکہ رمضان المبارک اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے رمضان کے مبارک اثرات ختم نہیں ہوجانے چاہئیں۔

اس مضمون میں دوبارہ قرآنی ارشاد کے مطابق لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کیونکہ تقویٰ ڈھال ہے جو ہر قسم کے گناہوں سے حفاظت کرتی ہے۔ اب تقویٰ کے میٹھے پھل حاصل کرنے چاہئیں کیونکہ تقویٰ کا درخت رمضان میں لگایا ہے۔ پس اس تقویٰ کے اثرات رمضان کے بعد بھی نظر آنے چاہئیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس بھی دیا ہے کہ

’’پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔‘‘

دوسری بات رمضان کے ضمن میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے ’’اِنِّيْ قَرِيْبٌ ’’اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ وہ قریب ہے۔ پس اگر رمضان میں دعاؤں کی عادت ڈالی ہے تو اسے بھی جاری رکھنا چاہئے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی مضامین سے اللہ کی ’’اَلصَّبُوْرُ‘‘ کی

صفت پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ خدا ہی ہے جس سے ہر وقت مانگو وہ دینے سے تھکتا نہیں اور نہیں کہتا کہ کیوں بار بار تنگ کر رہے ہو۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی ایک دعا بھی لکھی ہے

’’اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔‘‘

پھر ایک بات اس مضمون میں یہ بھی بتائی گئی ہے کہ جیسا کہ رمضان میں لوگ کثرت سے مساجد میں نماز باجماعت کے لئے آتے ہیں یہ عادت رمضان کے بعد بھی جاری رہنی چاہئے اور مساجد میں حاضری بڑھتی رہنی چاہئے۔

ایک حدیث بھی درج کی گئی ہے جس میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے۔شہروں میں سے سب سے محبوب جگہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مساجد پسند ہیں اور شہروں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں اس کے بازار ہیں۔ والدین کو آخر میں تلقین کی گئی ہے کہ وہ خود بھی نمازی بنیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز باجماعت کی عادت ڈالیں اور اس پر دوام اختیار کریں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 10 ستمبر 2010ء صفحہ 1 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’رمضان المبارک کی جاری و ساری برکات‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے نفس مضمون وہی ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 15 ستمبر 2010 صفحہ 19 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے ساری دنیا کے احمدیوں کو اسلام کی تبلیغ اور اشاعت اسلام کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے تبلیغ اور اشاعت اسلام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ دعوت الی اللہ اور اسلام کے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے انتہائی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب ہم تقویٰ اختیار کریں اور سنت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی کریں گے۔ اس وقت اسلام دنیا میں بڑی سرعت کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے۔ اب اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی جدوجہد کو پہلے سے زیادہ کریں اور تمام دنیا میں کلمہ توحید و شہادت اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف بلائیں۔

حضور انور نے یہ اقتباس بھی پڑھا جس میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خداتعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘

حضرت مرزا مسرور احمد نے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن کریم کی یہ آیت بھی تلاوت کی وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا ........(حٰمٓ السجدہ:34) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بہترین بات جو تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے باقی تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے عمل کی طرف بھی توجہ رکھو یعنی اعمال صالحہ بجالاؤ جس کا اثر دوسرے لوگوں پر بھی پڑے۔ ہم بہت سارے احکامات ایسے جن کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا اور وہ ہم بجا نہیں لاتے۔ جب اپنے نیک عمل ہوں گے تبھی دوسروں کو بھی نیکی کی طرف بلایا جا سکتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کی دیواریں کھڑی کرتے ہوئے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان میں ایسا نبی پیدا کر جو تیری آیات اور تعلیم انہیں پڑھ کر سنائے اور نفسوں کو پاک کرے اور اس سے پہلے اپنے لئے اور اپنی ذریت کے لئے بھی دعا مانگی تھی۔ پس عبادت کے بغیر وہ مقصد پورا نہیں ہوتا جس کے لئے انبیاء آتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ (الشوریٰ:49)

پس یہ فرض ہے جو ہر ملک میں احمدی نے ادا کرنا ہے۔ بڑی بڑی کتابیں دینے کی ضرورت نہیں۔ جہاں جہاں بھی احمدی رہتے ہیں وہ اپنے علاقہ کے مشہور اور بڑے لوگوں سے رابطے کریں۔حضور نے اس ضمن میں قرآن کریم کی آیت (القصص:57) اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ بھی تلاوت کی اور فرمایا:

کہ ہدایت دینا خدا کا کام ہے جسے اللہ چاہے گا ہدایت دے گا جو سعید فطرت ہیں انہیں ہدایت ملے گی۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا اور دعائیں کرنا ہے وہ کرتے رہیں۔ آپ کا کام اتمام حجت کرنا ہے اور پھر دعاؤں پر زور دیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں ہمارے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ ہو، ہمیشہ اس کے آگے جھکنے والے ہوں۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ءصفحہ 15 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’کوئی ان ظالموں کو جاکر بتائے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے پہلے تو رمضان کے حوالہ سے بتایا ہے کہ رمضان بھی آیا، عیدالفطر بھی آئی ان خوشیوں میں اس دفعہ ایک درد بھی پنہاں تھا۔ یہ درد ان خاندانوں نے محسوس کیا جن کے پیارے بربریت کا نشانہ بنے۔ ظالموں نے عورتوں کے سہاگ اجاڑے، بچوں اور بچیوں کو یتیم کر دیا ماں باپ کو بے سہارا کر دیا۔

رمضان میں بھی ان ظالموں کو چین نہیں آیا۔شیعوں کے پرامن جلوس پر گولیاں چلائی گئیں۔ ملتان، لاہور اور کوئٹہ میں یہ کام دوران رمضان ہی کیا گیا۔

آخر یہ سب کچھ کیوں اور کس کے ایماء پر ہو رہا ہے۔ ان ظالموں کی کون پشت پناہی کر رہا ہے ادھر جماعت احمدیہ کی دو بڑی مساجد پر حملہ

کر کے 90 سے زائد افراد کو ہلاک کر دیا گیا اور ان حملوں میں سو سے زائد احمدی افراد شدید زخمی بھی ہوئے۔ کئی سہاگ اجاڑ دیئے گئے اور بچوں کو یتیم بنا دیا گیا ان سب کا ایک ہی قصور تھا کہ وہ کیوں اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے منسلک رکھے ہوئے ہیں۔ اختلاف عقیدہ کی بنا پر اتنی بربریت! اسلام کے نام پر اتنا بھیانک جرم کہ ہر شخص توبہ توبہ کر اٹھا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ حکومتی اداروں کی پشت پناہی کی وجہ سے مجرم پکڑے بھی نہیں جاتے۔ خصوصاً ایسے مجرم جو جماعت احمدیہ کے افراد کو قتل کرتے ہیں، پکڑے بھی جائیں تو ان پر کوئی مقدمہ نہیں چلتا اور اگر مقدمہ چلے بھی تو وہ جلد رہا ہو جاتے ہیں۔ 28 مئی کے واقعہ کے بعد کئی احمدیوں پر حملہ کر کے انہیں ہلاک کیا گیا، رمضان المبارک میں ہماری مردان کی مسجد پر حملہ کیا گیا اور نقصان پہنچایا گیا۔ کراچی میں ڈاکٹر نجم الحسن قتل کئے گئے، سانگھڑ میں ہمارے ایک دوست جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے فلاڈلفیا (امریکہ) میں رہائش پذیر تھے ان کے بھائی وہاں ہلاک کئے گئے وہ اپنے والد کی خدمت کرنے کے لئے وہاں شفٹ ہوئے تھے، اب ایک اطلاع کے مطابق پیر حبیب صاحب کو بھی دن دھاڑے قتل کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ قبل لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد میں مولویوں اور شرپسندوں کی شکایت پر احمدیوں کی مسجد سے کلمہ اتارا گیا۔ وقوعہ کے وقت احمدی حضرات اپنی مسجد میں خدا کے حضور سجدہ میں گرے آہ و بکا کر رہے تھے، پولیس کی موجودگی میں یہ واردات ہوئی۔ ایسے لوگوں اور ایسے حکومتی کارندوں کا کیا انجام ہوگا؟ ہمارے دل تو سب کے لئے دکھی ہیں۔

سیلاب بھی ملک میں آیا ہوا ہے۔ ہر طرف سے عذاب ہی عذاب ہے مگر قوم سمجھ ہی نہیں رہی۔ یہ تو دراصل خدا تعالیٰ کے عذاب کی چکی چل رہی ہے۔ مگر دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں پس ان ظالموں کو کوئی جا کر بتائے کہ خدا تعالیٰ اگرچہ پکڑ میں دھیما ہے مگر اس کا عذاب جب آتا ہے تو بہت سخت ہوتا ہے۔

آخر میں خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سے ایک حصہ نقل کیا ہے کہ تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملے سے قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے...... آپ نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا اور کسی کی جان اور مال پر حملہ کرنا ایسا ناجائز ہے جیسا کہ اس (مقدس) مہینہ اور علاقے اور اس دن کی ہتک کرنا۔ یہ حکم صرف آج کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن)

واشنگٹن پوسٹ نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ A18 پر

ایک شخص Mr.Bob Hirshon ٹاکوما پارک میری لینڈ کا خط شائع کیا ہے اس خط میں اس نے ہمارے حوالہ سے لکھا:

کہ 11 ستمبر 2001ء (جسے عموماً نائن الیون کا حملہ کہا جاتا ہے) کے حملہ کے بعد احمدیہ مسجد بیت الرحمٰن جو سلور سپرنگ میری لینڈ میں واقع ہے کے امام سید شمشاد احمد ناصر نے ہمارے چرچ کی پادری Rev Liz Lerner سے رابطہ کیا تا کہ اس دہشت ناک واقعہ (11 ستمبر کا حملہ) کے زخموں کو مندمل کیا جاسکے۔ اس موقعہ پر امام شمشاد ناصر نے ہماری پادری کو قرآن کریم کا تحفہ بھی دیا اور یہ آپس میں دوستانہ ماحول میں ہوا۔ اس کے بعد سے اب تک ہمارے اور ان کے درمیان دوستانہ مراسم بڑھے ہیں۔

اب 12 ستمبر 2010ء کو فلوریڈا میں جو پادری (ٹیری جان) نے قرآن کو جلانے کی خبر اڑائی ہے یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ ہماری پادری Rev Liz نے قرآن کریم کا ایک تحفہ چرچ کو دیا ہے تا کہ اس سے پتہ لگے کہ ہمیں مذہب میں ''برداشت'' کو اپنانا چاہئے اور ایک دوسرے کے خیالات اور جذبات کا احترام کرنا چاہئے۔ خواہ ہمارا عقیدہ کچھ ہی کیوں نہ ہو یا کوئی بھی اختلاف ہو۔ اس موقعہ پر Rev Liz نے کہا:

کہ اس سے بہتر موقع اور دن کیا ہوسکتا ہے کہ میں اس قرآن کو چرچ کی لائبریری کے لئے وقف کرتی ہوں جو ہمیں ہمارے مسلمان دوست نے دیا تھا۔

خط کے مصنف اس کے بعد لکھتے ہیں کہ میں سوچ رہا ہوں کیا دوسرے لوگ بھی اس قسم کا قدم اٹھائیں گے اور ''مذہب میں برداشت'' کے حوالہ سے کیا کام کریں گے کیونکہ مذہب میں ''برداشت'' کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیا ریورنڈ جان ٹیری اس کام سے نفرت پھیلانا چاہتے ہیں اسلام کے خلاف یا ان کا کیا مقصد ہے؟ انہیں چاہئے کہ وہ محبت کو ہوا دیں۔ خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 17 ستمبر 2010ء صفحہ 19 پر چار تصاویر کے ساتھ پورے صفحہ پر یہ خبر دی ہے جس کا عنوان ہے:

Community express disgust with Florida Quran burning plan.

انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے اخبار نے خبر شائع کی ہے۔

ایک تصویر مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کی ہے جو کہ نائب امیر امریکہ ایک تصویر میں ایک یہودی دوست جو اسلام کی بہت عزت کرتے ہیں۔ ایک میں مہمان اور سامعین کرام تشریف رکھتے ہیں اور ایک تصویر میں خاکسار (سید شمشاد ناصر) تقریر کر رہا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ 50 سے زائد مذہبی لیڈر اور جماعت احمدیہ سے خیرسگالی کے جذبات رکھنے والے لوگ جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید میں اکٹھے ہوئے ہیں تا فلوریڈا میں پادری ٹیری جان کے اس پلان کی مذمت کر سکیں جس میں اس نے قرآن جلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ علاقہ کے بہت سے مذہبی رہنماؤں نے اس انٹر فیتھ میٹنگ میں شرکت بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا جماعت احمدیہ سے یک جہتی کا اظہار بھی کیا۔ اس موقع پر یہودی مذہب کے ربائی، عیسائی پادری صاحبان، ہندو مذہب کے نمائندہ اور جماعت احمدیہ کی مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے حاضرین سے خطاب کیا۔

اس موقعہ پر مونس چوہدری جو کہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں نے تقریب کی نظامت کی۔ مکرم عاصم انصاری نے تلاوت کی اور پھر ڈاکٹر حمید الرحمٰن نے قرآن مجید کی اہمیت اور الہامی کلام کی عزت و احترام کے بارے میں وضاحت کی۔ عمران جٹالہ نے اس وقت تک کی ان مختلف خبروں کو بیان کیا اور پاسٹر ٹیری جان کے بارے میں معلومات دیں۔ اخبارات نے اس پاسٹر کے بارے میں یہ خبریں بھی دیں کہ جب یہ شخص سکول میں طالبعلم تھا تو اس وقت بھی یہ شخص اسلام مخالف باتیں کرتا تھا اور اس موقعہ پر Rev Leland Stewart نے اپنی کونسل کی طرف سے ایک بیانیہ پڑھ کر سنایا کہ مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کا وقت ہے ہمیں اس قسم کی شرانگیز اور فتنہ و فساد والا کام نہیں کرنا چاہئے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ امریکہ میں بہت سارے لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ اسلام بنیادی طور پر امن کا مذہب ہے۔

Ken Rasmussen نے بھی اس موقع پر اس کام کی سنگینی کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں۔

ڈاکٹر مارٹن (یہودی) نے جو ربائی مخائل کی طرف سے اس تقریب میں شامل ہوئے تھے نے کہا کہ جس طرح یہودیوں پر جرمنی میں مظالم کئے گئے اسی طرح دنیا کے بعض حصوں میں مسلمانوں پر بھی کئے جارہے ہیں۔ یہ شخص (جان ٹیری) ایک معمولی آدمی ہے۔ معمولی جگہ پر رہتا ہے اور تھوڑی تعداد میں اس کے ماننے والے ہیں۔

ان مقررین کے علاوہ Rev Kristena، Dipak Shimkhada، Pastor Joyee Krik-Moore نے بھی خطاب کیا اور ہر ایک نے اس حرکت کی مذمت کی۔

پروگرام کے اختتام پر امام شمشاد ناصر نے قرآن کریم سے متعدد آیات پیش کیں اور اسی طرح بانی اسلام ﷺ کے اسوہ سے یہ بات پیش کی کہ اسلام دوسرے مذاہب کا کس طرح احترام کرتا ہے اور اسی طرح اسلام دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ کی کتنی عزت کرتا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سارے نبیوں کے نام بھی آتے ہیں جن کا ہم پورے طور پر احترام کرتے ہیں۔

اسی طرح امام شمشاد نے قرآن کریم سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کے بارے میں بھی بہت سی آیات پیش کیں اور ایک سورۃ تو حضرت مریمؑ کے نام پر ''مریم'' بھی ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ پاسٹر ٹیری جان کو عیسائیت کا مطالعہ کرنا چاہئے اسے عیسائیت کی تعلیم سے بالکل آگاہی نہیں ہے۔

آخر میں ڈاکٹر حمید الرحمٰن نے سب حاضرین اور مہمانان کرام کا ان کی آمد پر اور خیالات کا اظہار اور یک جہتی پر شکریہ ادا کیا۔ سب کی آخر میں ریفریشمنٹ سے تواضع بھی کی گئی۔

(باقی اگلے بدھ ان شاء اللہ)

امۃ القیوم انجم۔ کیلگری، کینیڈا

# رسول کریمؐ کی خشیتِ الٰہی

فارسی میں کہتے ہیں ”ہر کہ عارف تراست ترساں تر“ یعنی جتنی کسی کو اللہ کی معرفت ہوتی ہے اتنا ہی وہ اللہ سے ڈرتا ہے رسول کریم ﷺ کی خشیتِ الٰہی اور تقویٰ (جسے شریعت کا مغز کہا جاسکتا ہے) کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ آپؐ نے اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اِنَّ اَتْقَاکُمْ وَاَعْلَمَکُمْ بِاللّٰہِ اَنَا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ رکھتا ہوں اور اس کی ذات کی معرفت رکھتا ہوں۔

(بخاری کتاب الایمان)

اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین وجود اور اپنے صحابہ کے لئے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب پانے والے آنحضرت ﷺ کا ہر عمل اللہ کی خشیت سے بھرا ہوا تھا آپ کے دل میں خدا کی عظمت اس قدر تھی اور آپ اس کی بے نیاز ذات سے اس قدر خائف رہتے کہ اگر آندھی کے آثار دیکھتے تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ فرمایا اے عائشہ کیا پتا کہ اس آندھی میں ایسا عذاب پوشیدہ ہو جس سے ایک گزشتہ قوم ہلاک ہو گئی تھی اور ایک قوم نے کہا تھا یہ تو بادل ہے جو بارش لے کر آیا ہے مگر وہ دردناک عذاب لے کر برسا۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت عائشہؓ سے ہی ایک روایت یوں مروی ہے کہ ایک رات جبکہ آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے آپ باہر تشریف لے گئے میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں (اے اللہ) تیرے لئے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں۔ یہ دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہوئے ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے۔ عظیم گناہوں کو تو بخش دے۔

(مجمع الزوائد ہیثمی جلد 128 مطبوعہ بیروت)

پھر فرمایا اے عائشہ! جبرئیل نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے کہا ہے تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو جو شخص یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔

(بحوالہ الفضل 17 نومبر 2012ء صفحہ 1)

آپ ساری رات عبادت میں روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دیتے تھے۔ آپ دعا کیا کرتے تھے کہ میرے اللہ تیری خاطر میں نے رکوع کیا تجھ پر میں ایمان لایا اور تیرا ہی میں فرمانبردار ہوں اور تجھی پر میرا توکل ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے میرے کان میری آنکھیں میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈیاں، میرا دماغ اور میرے اعصاب اس اللہ کی اطاعت میں جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(صحیح مسلم)

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ کی گریہ وزاری اور خشوع وخضوع کی یہ حالت تھی کہ آپ کے سینہ سے گڑگڑانے کی آواز سنی جاسکتی تھی جو ہنڈیا کے ابلنے کی آواز سے مشابہ ہوتی تھی۔

(مسند احمد جلد 4 مطبوعہ مصر)

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں بہنے والے قطرۂ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ کو پسند نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 88 حدیث نمبر 34409)

غزوۂ بدر کے موقع پر آپ کی خشیۃ اللہ کا یہ عالم تھا کہ گریہ وزاری سے کندھے کانپ رہے تھے اور چادر بار بار کندھوں سے گر رہی تھی آپ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کہتے ہوئے اپنے رب کو انتہائی کرب سے پکار رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو خدا تعالیٰ کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے تسلی دی مگر آپ مسلسل دعاؤں میں مصروف رہے کہ کہیں خدائی وعدہ میں کوئی ایسا مخفی پہلو نہ ہو جس کے عدم علم سے تقدیر بدل جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد)

حضرت مطرفؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا گریہ وزاری اور بقا سے یوں ہچکیاں بندھ گئیں تھیں گویا چکی چل رہی ہے اور ہنڈیا کے ابلنے کی طرح آپ کے سینے سے گڑگڑاہٹ سنائی دیتی تھی۔

(ابوداؤد)

آپؐ اپنے ربّ کے حضور دعا کرتے کہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ حضرت امّ سلمیٰؓ نے آپؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس کو چاہے ثابت قدم رکھے اور جس کو چاہے ٹیڑھا کر دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حجۃ الوداع کا یہ خوبصورت منظر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی طرف منہ کیا پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیئے اور دیر تک روتے رہے پھر اچانک توجہ فرمائی تو حضرت عمر بن خطابؓ کو روتے دیکھا اور فرمایا اے عمر یہ وہ جگہ ہے جہاں (اللہ کی محبت اور خوف سے) آنسو بہائے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ (المومنون:61) کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی ڈرتا رہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 بحوالہ خطبہ جمعہ 3 اگست 2012ء)

رسولِ کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کی موجودگی میں ایک شخص کا قصہ بیان فرمایا جس نے خوب گناہ کئے تھے اور پھر مرنے سے پہلے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد اسکی لاش کو جلا دیا جائے اور راکھ کو سمندر میں پھینک دیا جائے چنانچہ اسکے مرنے پر بیٹوں نے ایسے ہی کیا لیکن خدا نے زمین کو حکم دیا کہ جہاں جہاں اس شخص کی راکھ کے ذرّے ہیں انکو اکٹھا کر کے اس کے حضور پیش کرو۔ وہ شخص لرزاں ترساں خدا تعالیٰ کے سامنے آحاضر ہوا۔ خدا نے اس سے پوچھا کہ تُو نے یہ سب کیوں کیا۔ اس نے کہا اے خدا تیری خشیت اور خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا احساسِ ندامت پسند آیا اور اسے بخش دیا۔

(بخاری کتاب التوحید)

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دے گا اور جو ریا کاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

(بخاری کتاب الرقاق)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ۔ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔ کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہیں کرتا۔ اور ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اور ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہے۔ مَیں تجھ سے ان چاروں سے پناہ چاہتا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات)

آپ کی خشیۃ اللہ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور حاضری کے لئے تیار رہتے تھے رات کو سوتے ہوئے یہ دعا کرتے کہ اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سو رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ اٹھوں گا اگر تو نے میری روح قبض کر لی تو اس سے رحمت کا سلوک کرنا اور اگر تو نے اسے واپس کیا تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ عند المنام حدیث نمبر 5845)

تقویٰ اور خشیت کس طرح پیدا ہوتی ہے اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خَشْیَۃُ اللّٰہ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہو گا اُس میں ضرور خَشْیَۃُ اللّٰہ پیدا ہو گی“۔ فرمایا ”علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اور علوم مروّجہ مراد نہیں۔ کیونکہ اُن کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر اُن کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجز متّقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 599)

اللہ تعالیٰ ہمیں خَشْیَۃُ اللّٰہ کی روح کو سمجھے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں کو گزارنے والے بنائے۔ آمین

لقمان احمد شاد

# کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

تکبر کسی بھی انسان کے اعلیٰ اخلاق کو کھا جانے والا ایسا بد خُلق ہے جو اسے شرک تک لے جاتا ہے۔ جبکہ اس کے مقابل پر عاجزی اور انکسار ی وہ حسین خُلق ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے اور اعلیٰ مراتب کا وارث بناتا ہے۔ زیر نظر مضمون انہی دو اہم امور کے متعلق اسلامی تعلیم کے رہنما اصولوں پر مشتمل ہے۔

مضمون کا عنوان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اک شعر کا دوسرا مصرعہ ہے جس میں فرمایا کہ

گالیاں سُن کر دعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اِنکسار

## قرآن میں کبر کی مذمت اور انکساری کی تعلیم

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِي الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ

(لقمان: 19)

ترجمہ: اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔ اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخرومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اسی طرح ایک دوسری آیت میں تکبر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَنۡكَفُوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِـيۡمًا وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے (عبادت کو) ناپسند کیا اور استکبار کیا تو انہیں وہ دردناک عذاب دے گا اور اللہ کے علاوہ وہ اپنے لیے کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔

پھر عاجزی اور انکساری کے خُلق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا

(الفرقان: 64)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ’’سلام‘‘۔

## احادیث اور قرآن کریم میں کبر کی مذمت اور انکساری کی تعلیم

### گناہ کی جڑ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

(قشیریہ باب الحسد صفحہ 79)

### تکبر کیا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو اور خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے، یعنی خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرنے لگے، لوگوں کو ذلیل سمجھے، ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ)

### اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دوزخ اور جنت کی آپس میں بحث اور تکرار ہوگئی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر اور متکبر داخل ہوتے ہیں اور جنت کہنے لگی کہ مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو فرمایا کہ تو میرے عذاب کی مظہر ہے۔ جسے میں چاہتا ہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور جنت سے کہا تو میری رحمت کی مظہر ہے جس پر میں چاہوں تیرے ذریعہ رحم کرتا ہوں۔ اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو اس کا بھرپور حصہ ملے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها باب النار یدخلها الجبارون)

### مقام علیین اور اسفل السافلین کا درجہ

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یہاں تک کہ اسے عِلِّیِّیۡن میں جگہ دے گا، اور جس نے اللہ کے مقابل ایک درجہ تکبّر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا یہاں تک کہ اسے اَسۡفَلُ السَّافِلِیۡن میں داخل کر دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین من الصحابة مسند ابی سعید الخدری)

### خاکساری کا بلند مرتبہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البرو الصلة باب استحباب العفو و التواضع)

### تواضع اختیار کرو اور فخر نہ کرو

عِیَاذ بن حِمَار بن مُجَاشِع کے بھائی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطاب کرتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کی ہے کہ تم اس قدر تواضع اختیار کرو کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے، اور کوئی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے۔

(مسلم، کتاب الجنة ونعیمها، باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة واهل النار)

## کبر کی مذمت اور انکساری کی تعلیم کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدی کے لیے جو دس شرائط بیعت مقرر فرمائی ہیں ان میں ساتویں شرط تکبر کو چھوڑنے اور عاجزی اور انکساری کے اختیار کرنے کے متعلق ہے چنانچہ فرمایا:

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

### مومن کی نشانی

حضور علیہ السلام کے دیگر ارشادات اس پر مزید روشنی ڈالتے ہیں جن سے تکبر کی بیزاری اور انکساری کی اہمیت عیاں ہوتی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے روحانی موت ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبّر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبّر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں‘‘۔ (اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ)۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 437-438)

### تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں

پھر فرمایا:

’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا۔ جب اس نے توہین کی نظر

سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کیلئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5)

## پاک ہونے کا عمدہ طریق

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:

’’پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی نہ خاندانی نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانۂ اُلوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 212-213)

## خلیفۂ وقت کی آواز ایک اعلیٰ وصف اور عمدہ خُلق

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرائط بیعت کی شرط ہفتم کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’پھر دوسری بات جو اس شرط میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کروں گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جب آپ اپنے دل و دماغ کو تکبر سے خالی کرنے کی کوشش کریں گے، خالی کریں گے تو پھر لازماً ایک اعلیٰ وصف، ایک اعلیٰ صفت، ایک اعلیٰ خُلق اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا ورنہ پھر شیطان حملہ کرے گا کیونکہ وہ اسی کام کے لئے بیٹھا ہے کہ آپ کا پیچھا نہ چھوڑے۔ وہ خُلق ہے عاجزی اور مسکینی۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ عاجز اور متکبر اکٹھے رہ سکیں۔ متکبر لوگ ہمیشہ ایسے عاجز لوگوں پر جو عباد الرحمٰن ہوں طعنہ زنیاں کرتے رہتے ہیں، فقرے کستے رہتے ہیں تو ایسے لوگوں کے مقابل پر آپ نے ان جیسا رویہ نہیں اپنانا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا ہے۔‘‘ فرمایا: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ’’سلام‘‘۔

پھر فرمایا:

’’پس ہر احمدی کو بھی وہی راہ اختیار کرنی چاہئے، ان راہوں پر قدم مارنا چاہئے جن پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ چل رہے ہیں۔ ہر احمدی کو اپنے آپ کو مسکینوں کی صف میں ہی رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہی عہد بیعت ہے کہ مسکینی سے زندگی بسر کروں گا۔‘‘

(شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں)

غرض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے شعر کا یہ مصرعہ کہ ’’کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار‘‘ ہر احمدی کے لیے وہ عظیم رہنما اصول ہے جس پر عمل کرتے ہوئے ہم نہ صرف اپنی زندگیاں بلکہ اعلیٰ اخلاق پر مشتمل معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم مسیح پاک کی اس نصیحت کو اپنی زندگیوں میں ڈھالنے والے بنیں اور اپنی نسلوں کو بھی تکبر سے دور عاجزی اور انکساری کی راہوں پر گامزن کرنے والے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو بھی یہی ادا پسند ہے جس کا اظہار اس نے پیارے مسیح سے بذریعہ الہام فرمایا کہ

’’تیری عاجزانہ راہیں مجھے پسند آئیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

**• مکرم راشد جاوید مبلغ سلسلہ۔ کونو ریجن، سیرالیون تحریر کرتے ہیں۔**

قارئین الفضل کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم کومباموسے آف وورڈو جماعت۔ کونو ریجن، سیرالیون مورخہ 29 مئی 2022ء کو قلیل عارضہ کے بعد بعمر 75 سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

مرحوم 2018ء میں بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مرحوم نہایت ہنس مکھ اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے اور نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ مرحوم مسجد کے ہمسایہ تھے اور جماعتی کاموں میں ہر ممکن تعاون کرتے تھے۔ تمام چندوں میں باقاعدہ تھے۔ جب بھی چندہ طلب کیا جاتا تو جو پاس ہوتا ادا کر دیتے۔ مبلغین کرام اور جماعتی نمائندوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت میں جگہ دے اور انکی اولاد کو انکی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ: احکام خداوندی ...... از صفحہ 3

سے خفیہ وعدے نہ کرنا سوائے اس کے کہ تم کوئی اچھی بات کہو۔

## بیوہ سے عدت پوری ہونے سے قبل نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرو

• وَلَا تَعۡزِمُوۡا عُقۡدَۃَ النِّکَاحِ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡکِتٰبُ اَجَلَہٗ

(البقرہ: 236)

اور نکاح باندھنے کا عزم نہ کرو یہاں تک کہ مقررہ عدت اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔

## بیواؤں کی شادی کرانا

دیکھیں سورۃ النور 33۔ اس کی تفصیل نکاح کے باب میں گزر چکی ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود، صفحہ 328 تا 334)

## فرمان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہو گی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہو گی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386)

م م محمود

# پاکستان کا شمال حسن سے مالامال

## قسط دوم

پہلی قسط کے لئے دیکھیں الفضل آن لائن مورخہ 30؍مئی 2022ء

## وادیٔ نیلم

دریائے نیلم کے کنارے 144 کلومیٹر طویل وادیٔ نیلم مظفر آباد کے شمال اور شمال مشرق میں واقع ہے۔اس کا صدر مقام اٹھمقام ہے۔نیلم پہلے آزادکشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کی ایک تحصیل ہوا کرتی تھی جسے 2005ء میں ضلع کا درجہ دیا گیا۔ اب یہ آزاد کشمیر کا سب سے بڑا ضلع ہے جس کی دو تحصیلیں اٹھمقام اور شاردہ ہیں۔یہاں آ کر ادراک ہوتا ہے کہ کشمیر کو کس باعث جنت نظیر کہا جاتا ہے۔جوں جوں آپ اس وادی میں آگے بڑھتے جائیں اس کے انتہائی مسحور کن حسن کے سحر میں قید ہوتے چلے جاتے ہیں۔نیلم کی خاص بات یہ ہے کہ اگر سیاح صرف مرکزی سڑک پر ہی چلتے چلے جائیں تو بھی قدرتی مناظر سے بھر پور حظ اٹھا سکتے ہیں۔

بلند وبالا سرسبز پہاڑوں، گھنے جنگلات اور قسم ہا قسم کے پھلوں سے لدے خوبصورت باغات پر مشتمل اس وادی تک پہنچنے کے لیے دو راستے ہیں۔ایک راستہ جو کہ عام اور معروف ہے وہ راولپنڈی سے براستہ مری مظفر آباد اور مظفر آباد سے وادیٔ نیلم ہے۔جبکہ دوسرا راستہ ایبٹ آباد سے ہے۔دو سال قبل ہزارہ موٹر وے کے بننے کے بعد موٹر وے کے راستہ سے بھی مظفر آباد جایا جا سکتا ہے۔ ایبٹ آباد سے ہزارہ موٹر وے کے راستے shahta interchange پر اتر کے براستہ گڑھی حبیب اللہ مظفر آباد جاتے ہیں۔

اگر آپ ناران سے واپسی پر نیلم جانا چاہتے ہیں تو بالاکوٹ سے مظفر آباد کی جانب بہت صاف اور کشادہ روڈ جاتا ہے۔جس پر آپ باآسانی ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں مظفر آباد پہنچ سکتے ہیں۔جبکہ براستہ مری راولپنڈی سے مظفر آباد تین سے چار گھنٹہ کی مسافت ہے۔

اسی طرح لوکل ٹرانسپورٹ پر راولپنڈی سے وادیٔ نیلم جانے کے لیے راولپنڈی کے پیر ودھائی اڈہ سے سے روزانہ دو سروسز نیلم کے لیے روانہ ہوتی ہیں جو وادیٔ نیلم کے آخری بس اسٹاپ کیل تک جاتی ہیں۔اسی طرح واپسی پر بھی یہی دو سروسز دوپہر اور شام کو روانہ ہوتی ہیں اور قریباً بارہ گھنٹوں میں راولپنڈی پہنچا دیتی ہیں۔جبکہ مظفر آباد سے بھی قریباً ہر آدھ گھنٹے کے بعد نیلم کے لیے بسیں اور ویگنیں چلتی ہیں۔

راولپنڈی سے دو سے چار روز میں نیلم کے ٹرپ کے ذریعہ اس وادی کے حسن سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔آیئے اب کشمیر کی اس حسین وادی کے بعض مقامات کا تعارف حاصل کرتے ہیں۔

## پیر چناسی

گو کہ یہ خوبصورت مقام وادیٔ نیلم میں نہیں بلکہ مظفر آباد سے 30 کلو میٹر کی بلندی پر پہاڑ کی چوٹی پر ہے۔اکثر سیاح نیلم جاتے ہوئے پیر چناسی کے حسن کا نظارا کرتے ہوئے آگے جاتے ہیں۔پیر چناسی دراصل ایک بزرگ کے نام سے منسوب ہے جن کا مزار پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔بعض کے نزدیک یہ ایک فرضی قبر ہے۔یہ مقام سطح سمندر سے 9500 فٹ بلند ہے۔مظفر آباد سے ایک سے ڈیڑھ گھنٹے میں باآسانی یہاں پہنچا جا سکتا ہے۔ٹھنڈیانی کی طرح پیر چناسی بھی شہر سے قریب بلندی پر واقع پُرفضا اور سرد مقام ہے اور ایبٹ آباد سے ٹھنڈیانی جانے والی سڑک کی طرح مظفر آباد سے پیر چناسی کو جانے والی سڑک کی بھی مسلسل چڑھائی ہے۔

پیر چناسی پہنچنے سے کچھ پہلے ایک مقام سراں ہے۔یہاں ایک ریسٹ ہاؤس اور پیراگلائیڈرز پوائنٹ ہے۔اگر موسم صاف ہو تو یہاں آپ کو پیراگلائیڈنگ کرتے ہوئے گلائیڈرز نظر آئیں گے۔یہ پیرا گلائیڈنگ سراں سے مظفر آباد ایئر پورٹ تک کی جاتی ہے۔ہوا میں اڑتے رنگ برنگے پیراشوٹس مظفر آباد کی فضاؤں کو مزید رعنائی بخش رہے ہوتے ہیں۔بعض سیاح پیر چناسی پر رات کو کیمپنگ بھی کرتے ہیں۔رات کے وقت یہاں گرمیوں میں بھی موسم کافی سرد ہوتا ہے۔لیکن رات قیام کے لیے یہاں کوئی ہوٹل موجود نہیں ہے۔صرف چند دکانیں اور ایک دو ادنیٰ درجہ کے ریسٹورنٹس ہیں۔پیر چناسی پر ایک طرف نیلم کا خوبصورت پہاڑی سلسلہ اور دوسری جانب وادی کاغان کا خوبصورت پہاڑ ماکڑا نظر آتا ہے۔ماہ جولائی و اگست میں قریباً روزانہ شام کے وقت پیر چناسی کی بلندی پر بادلوں سے برستا پانی جل تھل کر کے موسم کو مزید خوشگوار بنا دیتا ہے۔

پیر چناسی

## کنڈل شاہی

مظفر آباد سے 74 کلومیٹر کے فاصلہ پر کنڈل شاہی نامی خوبصورت مقام ہے۔یہاں پر ایک چھوٹا سا بازار بھی ہے۔کنڈل شاہی کا قصبہ وادی کے اس مقام پر واقع ہے جہاں جاگراں نالہ دریائے نیلم میں گرتا ہے۔سیاح وادیٔ نیلم جاتے ہوئے یہاں کچھ دیر ستانے اور خوبصورتی کا مشاہدہ کرنے کے لیے یہاں رکتے ہیں۔کنڈل شاہی میں ایک حسین آبشار بھی ہے۔آبشار دیکھنے کے لیے نیلم کو جانے والے راستے سے بائیں جانب مڑ کر ایک پختہ راستہ پر دو کلومیٹر کی مسافت کے بعد یہ آبشار گرتی نظر آتی ہے۔قدرت کا یہ نادر اور حسین شاہکار ہے۔اگرچہ یہ آبشار بہت زیادہ بلند تو نہیں لیکن چوڑائی زیادہ ہونے کی وجہ سے اپنی خوبصورتی میں مشہور ہے۔2018ء میں یہاں جاگراں نالے پر بنا لکڑی کا ایک پل ٹوٹنے کی وجہ سے 25 طلباء ڈوب گئے تھے۔

کنڈل شاہی میں جاگراں نالے پر بنی آبشار

## اٹھمقام

مظفر آباد سے 80 کلومیٹر کے فاصلہ پہ ضلع نیلم کی تحصیل اور اس کا صدر مقام ہے۔دریائے نیلم کے کنارے اٹھمقام نامی یہ قصبہ وادیٔ نیلم کا سب سے بڑا آبادی والا علاقہ ہے۔یہاں ایک یونیورسٹی اور دو تین کالجز بھی ہیں۔یہاں بہت سے ہوٹلز اور ریسٹورنٹس ہیں۔باوجود اس کے کہ یہ بہت دلکش علاقہ ہے لیکن اکثر سیاح یہاں قیام سے بہتر آگے جانے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ مظفر آباد سے اٹھمقام قریب ہے اور سیاح مزید آگے وادی کے اندر کیرن، نیلم یا شاردہ وغیرہ ٹھہرنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

اٹھمقام سے لوات تک مسلسل انڈیا کا سرحدی علاقہ آپ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔پہلے انڈیا کا ضلع بارہ مولا اور پھر کپواڑہ کے حسین نظارے آپ کی آنکھوں کو خیرہ اور دل کو موہ لیتے ہیں۔جا بجا آپ کو یہ منظر نظر آئے گا کہ دریا کے ایک جانب پاکستان کا سبز ہلالی پرچم جبکہ دوسری جانب انڈیا کے لہراتے جھنڈے نظر آئیں گے۔

اٹھمقام

## کیرن

مظفر آباد سے کیرن ساڑھے تین سے چار گھنٹے کا سفر ہے۔ یہ لوئر نیلم بھی کہلاتا ہے۔ دریائے نیلم اور لائن آف کنٹرول پر واقع یہ چھوٹا سا قصبہ سیاحوں کو بے اختیار رکنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ دریا کے کنارے کیمپنگ بھی کی جا سکتی ہے۔ جبکہ یہاں سرکاری ریسٹ ہاؤسز، عمدہ اور درمیانی درجہ کے ہوٹلز اور رات قیام کے لیے ہٹس اور ٹینٹس بھی لگے ہوئے ہیں۔ یہ ایک پرسکون اور خاموش لیکن بے حد دلکش جگہ ہے۔ یہاں انتہائی تیز رفتاری سے بہتا دریائے نیلم کا پانی بھی بے حد پرسکون محسوس ہوتا ہے۔ کیرن اور اس سے ملحقہ علاقہ میں دریائے نیلم ہی لائن آف کنٹرول سمجھا جاتا ہے۔ دریا کی دوسری جانب ہندوستان ہے اور اور عجیب اتفاق یہ کہ دوسری طرف گاؤں کا نام بھی کیرن ہی ہے۔ بہت سے سیاح یہاں دریا کے کنارے باربی کیو بھی کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل تک یہاں لکڑی کے ہوٹلز تھے تاہم سیاحوں کی کثرت سے آمد کی وجہ سے اور بدلتے حالات کے باعث اب لکڑی کے ہوٹلز نظر نہیں آتے۔

نیلم گاؤں سے کیرن کا خوشنما منظر

## نیلم گاؤں

یہ گاؤں اس وادی کے حسن کی معراج کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اسی گاؤں کے نام پر اس وادی کا نام ہے۔ اس گاؤں کو اپر نیلم بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ جنت نظیر نہیں بلکہ جنت میں ہی پہنچ گئے ہیں۔ جو سیاح اس وادی سے متعارف ہیں وہ اس گاؤں میں لازماً ایک رات گزارتے ہیں۔ اس گاؤں میں گزشتہ چند سالوں میں بڑی کثرت سے ہوٹلز بنے ہیں۔ گاؤں کے بالائی حصہ میں آپ کیمپنگ بھی کر سکتے ہیں۔ گاؤں کے اوپر کی جانب کھڑے ہو کر بل کھاتے دریائے نیلم، پاکستان اور ہندوستان کے علاقہ میں بلند و بالا درختوں میں گھرے فلک بوس پہاڑوں، سیب، خوبانی، اخروٹ، آڑو اور ناشپاتی کے باغات کا دلفریب نظارہ قلب و نظر کو عجیب طراوت اور فرحت بخشتا ہے۔ گاؤں کے مقامی لوگ بھی بے حد مہمان نواز اور خوش اخلاق ہیں اور آنے والے سیاحوں کو اپنی مسکراہٹ سے خوش آمدید کہتے نظر آتے ہیں۔

اس حسین گاؤں تک پہنچنے کے لیے کیرن سے بائیں جانب ایک پختہ

وادئ کشمیر کی جنت نیلم گاؤں

سڑک آ رہی ہے۔ گاڑی پر اس کی مسافت بیس سے پچیس منٹ جبکہ ہائیکنگ کے شوقین افراد پہاڑوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے باآسانی ایک گھنٹہ میں یہاں پہنچ جاتے ہیں۔

## پتلیاں جھیل

کیرن سے شاردہ کی جانب جائیں تو راستہ میں قریباً 3 کلومیٹر بعد ایک چھوٹا سا قصبہ لوات آتا ہے۔ یہاں سے ایک راستہ لوات نالہ سے ہوتا ہوا پتلیاں جھیل کو جاتا ہے۔ پتلیاں تک جانے کے لیے لوات یا نلتر نالہ سے بذریعہ جیپ لوات بالا جاتے ہیں اور یہاں سے پتلیاں جھیل کا پیدل ہائیکنگ ٹریک ہے۔ یہ دو دن کا ہائیکنگ ٹریک ہے۔ پتلیاں جھیل کا ٹریک کرنے کے لیے موزوں وقت ماہ جولائی و اگست ہے۔ اس کے قرب و جوار میں بھی تین، چار چھوٹی بڑی جھیلیں اور ان گنت آبشاریں ہیں جن میں جھاگ چھمبر اور کنالی آبشار مشہور ہیں۔ مین پتلیاں جھیل سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ایک جھیل پتلیاں ٹو کے نام سے بھی منسوب ہے۔ یہاں سے ایک راستہ رتی جھیل کی جانب بھی جاتا ہے۔ بعض ہائیکرز یہاں سے نکلنے والی ایک گلی کے راستے بڑاوئی (وادیٔ ناران) کی طرف بھی اترتے ہیں۔ یہ ایک دشوار ہائیکنگ ٹریک ہے۔

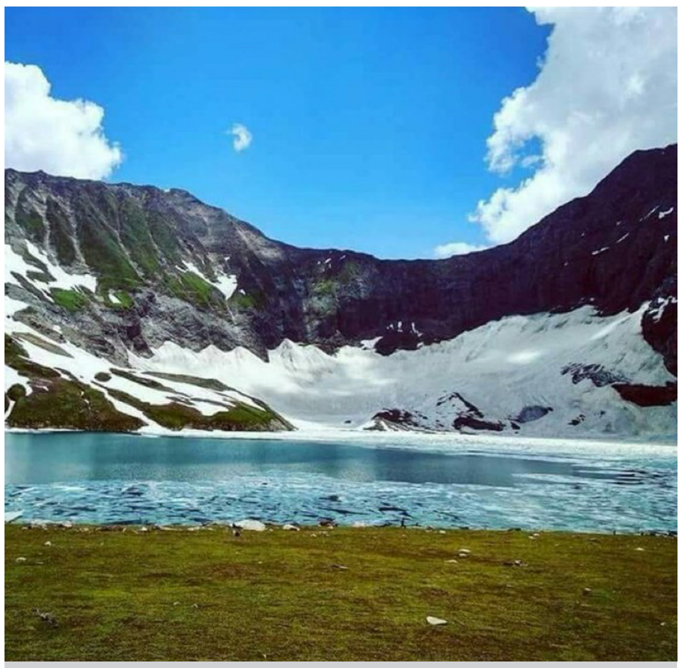

طلسماتی حسن کی حامل پتلیاں جھیل

## رتی جھیل

یوں تو اس وادی میں بہت سی خوبصورت جھیلیں ہیں لیکن رسائی کے اعتبار سے رتی جھیل سب سے موزوں ہے۔ رتی جھیل تک پہنچنے کے لیے کیرن سے شاردہ کی جانب جانے والی سڑک پر دس کلومیٹر کی مسافت اور آدھ گھنٹہ کی ڈرائیو کے بعد ایک گاؤں دواریاں آتا ہے۔ دواریاں میں پہلے صرف ایک چھوٹا سا ریسٹ ہاؤس ہی ہوتا تھا لیکن چند سالوں سے یہاں ہوٹلز بننا شروع ہو گئے ہیں۔ یہاں سے بائیں جانب بلندی کی طرف جانے والا راستہ رتی گلی کو جا رہا ہے۔ راستہ کی ناہمواری کے باعث یہاں سے اپنی گاڑی پر رتی گلی جانا ممکن نہیں ہے لہٰذا گاڑی یہیں کھڑی کر کے جیپ پر دومیل نامی مقام پر جایا جاتا ہے۔ دواریاں سے دومیل قریباً ڈیڑھ سے دو گھنٹہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ جیپ کا کرایہ چار سے چھ ہزار روپے میں طے کیا جا سکتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک اس جھیل پر دواریاں سے ہائیکنگ کر کے جانا ہی ممکن تھا مگر اب قریباً تین چار سال قبل ایک کچا جیپ ٹریک دومیل تک بنا دیا گیا ہے۔ یہ راستہ بھی بے حد خوبصورت ہے۔ جگہ جگہ بائیں جانب جھیل سے آنے والا نالے کا تیز رفتار شور مچاتا بہتا پانی پہاڑی پتھروں سے زور آزمائی میں مصروف نظر آتا ہے۔ بعض جگہوں پر پانی کی آواز اس قدر تیز ہوتی ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جھیل سے نکلا یہ پانی بالآخر دواریاں کے مقام پر بڑی گرمجوشی کے ساتھ دریائے نیلم سے بغلگیر ہو جاتا ہے۔ دواریاں میں ایک چھوٹی سی ٹربائن بھی لگی ہوئی ہے۔ جو اوپر سے آنے والے پانی کے نیچے گرنے کے مقام پر مقامی لوگوں نے لگائی ہوئی ہے۔ یہ لوکل ٹربائن مقامی گھروں کی بجلی کی ضرورت پوری کرتی ہے۔ نیلم میں اکثر مقامات پر ایسی ٹربائنز نصب ہیں۔

دومیل سے آدھ گھنٹہ کا پیدل ٹریک آپ کو اس جھیل تک لے جاتا ہے۔ یہ ٹریک بہت زیادہ مشکل نہیں ہے۔ لیکن دومیل سے باآسانی گھوڑے بھی مل جاتے ہیں۔ دومیل میں رات بھی گزاری جا سکتی ہے۔ لیکن یہاں رات صرف اپنے خیمے میں یا مقامی لوگوں کے لگائے ٹینٹس میں ہی بسر ہو سکتی ہے کیونکہ یہاں کوئی ہوٹل بلکہ ہٹ بھی نہیں ہے۔ اگر آپ جون کے آخر یا جولائی کی ابتداء میں جائیں تو یہاں دومیل میں گلیشیئر کے نہ پگھلے ہونے کی وجہ سے پہاڑ پر برف ہی برف نظر آئے گی اور بہت سے بچے اور بڑے اس گلیشیئر سے سلائیڈنگ کرتے نظر آئیں گے۔

رتی جھیل خوبصورتی اور دلکشی میں اپنی مثال آپ ہے۔ جھیل کے اردگرد انواع و اقسام کے رنگ برنگے اور پرکشش پھولوں سے ڈھکے خود رو پودے لگے ہوئے ہیں جو کہ اس جھیل کی رعنائی میں اضافے کا سبب ہیں۔ تین اطراف سے یہ جھیل پہاڑوں میں گھری ہے۔ اس جھیل کا سبز پانی اور گرد اگرد برف پوش پہاڑ آنے والوں کو اپنے حسن میں جکڑ لیتے ہیں۔ یہ جھیل بالعموم ماہ جولائی و اگست میں ہی سیاحوں کو اپنے تک رسائی کی اجازت دیتی ہے کیونکہ اس سے قبل راستہ کے گلیشیئرز پگھلنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

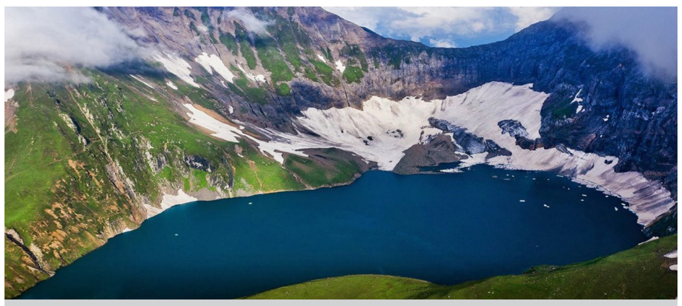

پہاڑ پر سے لی گئی رتی جھیل کی ایک خوبصورت تصویر

## شاردہ

دواریاں سے مزید کچھ آگے روڈ پر چانگن نامی چھوٹا سا گاؤں ہے۔ یہاں پہنچ کر ڈرائیورز محتاط ہو جاتے ہیں کیونکہ یہاں پر سڑک سنگلاخ چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے اور یہاں ڈرائیور کی معمولی سی غفلت خدانخواستہ حادثے کا باعث بن سکتی ہے۔ ماضی میں یہاں بعض ایسے حادثات پیش آ چکے ہیں جن کے نتیجے میں کئی گاڑیاں دریا برد ہو گئیں۔

دریائے نیلم کے دونوں جانب آباد شاردہ ایک قصبہ ہے جو ضلع نیلم کی تحصیل بھی ہے۔ یہ دواریاں سے 27 کلومیٹر اور سوا گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ قصبہ بھی وادیٔ نیلم میں کے حسن میں اضافے کا باعث ہے۔

شاردہ ایشیائی تاریخ میں قدیم علمی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ قریباً تین ہزار سال قبل مسیح میں وسطی ایشیائی قبائل یہاں وارد ہوئے جو بدھ مت اور شیومت کے پیروکار تھے۔ انہوں نے یہ بستی قائم کی۔ ان قبائل میں سے کشن قبیلے نے اپنے لیے ایک نئی دیوی کی تخلیق کی جسے شاردہ دیوی کہا جاتا تھا۔ اسی دیوی کے نام سے یہ قصبہ آج بھی آباد ہے۔ دریائے نیلم کا قدیم نام کشن گنگا بھی اسی خاندان سے منسوب ہے۔ یہ لوگ علم وفن سے روشناس تھے لہٰذا انھوں یہاں ایک علمی مرکز قائم کیا۔ مؤرخین کے مطابق

زمانہ قدیم میں چین، وسطی ایشیا اور موجودہ پاکستان اور ہندوستان کے باسی حصولِ علم کی خاطر یہاں کا رخ کیا کرتے تھے۔ اس علمی مرکز کے آثار ابھی بھی کھنڈر کی شکل میں شاردہ میں موجود ہیں جنہیں شاردہ یونیورسٹی کہا جاتا ہے۔ شاردہ سے قریباً پندرہ منٹ پیدل ٹریکنگ کر کے ان کھنڈرات تک پہنچا جا سکتا ہے۔

شاردہ میں دریا کے ہر دو جانب درمیانے درجہ کے ہوٹلز بنے ہوئے ہیں۔ دریا کے دوسرے کنارے کھلا میدان ہے جہاں کیمپنگ بھی کی جا سکتی ہے۔ دریا کے دوسری طرف جانے کے لیے لوہے کا ایک پل ہے جس پر لکڑی کے تختے نصب ہیں۔ اس پل پر سے ٹرک بھی گزرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن کسی بھی گاڑی کے گزرتے وقت یہ پل پیدل چلنے والوں کو جھولے بھی دے رہا ہوتا ہے۔

شاردہ سے ایک راستہ جو ناہموار غیر پختہ ٹریک ہے. ناران کی جانب بھی نکلتا ہے۔ یہ ٹریک نوری ٹاپ سے ہوتا ہوا ناران میں جل کھڈ اترتا ہے۔ ہائیکنگ اور موٹر سائیکلنگ کے شوقین افراد اس ٹریک کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ دو دن کی ہائیکنگ اور ایک روز کی موٹر سائیکلنگ ہے۔ بالعموم یہاں سے ناران جانے کی بجائے ناران سے اِس طرف یعنی وادیٔ نیلم میں اترنے کو فوقیت دی جاتی ہے کیونکہ اس جانب سے چڑھائی زیادہ ہے۔ اس راستے میں بعض خوبصورت جھیلیں بھی ہائیکنگ کرنے والوں کا استقبال کرتی ہیں۔

دریا کے دونوں اطراف کو ملانے والا شاردہ کا پل

## اڑنگ کیل

شاردہ سے قریباً 13 کلومیٹر آگے ایک قصبہ کیل آتا ہے۔ چونکہ شاردہ سے آگے روڈ کا معیار بہتر نہیں ہے اس لیے بالعموم سیاح اپنی گاڑیاں شاردہ میں پارک کر کے آگے جاتے ہیں۔ کیل میں فوج کی سب چھاؤنی بھی ہے۔ اس علاقہ کا اصل حسن یہاں سے قریباً پون گھنٹہ کی مسافت پر واقع خوبصورت مقام اڑنگ ہے۔ اڑنگ جانے کے لئے دریا پار کرنے کی خاطر ایک لفٹ لگی ہوئی ہے۔ اس لفٹ کے ذریعہ دریائے نیلم کو پار کر کے گھنے درختوں سے گھرے پہاڑوں کے درمیان سے ایک راستہ اڑنگ کی جانب جاتا ہے۔ چند سال قبل جب ابھی یہ چیئر لفٹ نہیں لگی تھی تو کیل سے اڑنگ جانے کے لیے دو گھنٹے پر مشتمل پیدل ہائیکنگ کرتے ہوئے اڑنگ جایا جاتا تھا۔ لیکن اب چیئر لفٹ سے دریا پار کر کے تقریباً نصف گھنٹہ کی پیدل ٹریکنگ کے بعد آپ اس حسین وجمیل وادی میں پہنچ جاتے ہیں۔ اڑنگ پہنچ کر یوں محسوس ہوتا ہے گویا آپ کسی افسانوی اور طلسماتی علاقے میں آن پہنچے ہیں۔ حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا وسیع وعریض میدان جس میں کہیں کہیں مکئی کی لگی فصل بھی نظر آتی ہے۔ پھولوں سے مزین مخملی گھاس، لکڑی کے مخصوص کشمیری طرز کے گھر، بدن پر سبز اور سروں پر سفید شال

کیل سے اڑنگ لے جانے والی چیئر لفٹ

اوڑھے چاروں طرف بلند و بالا پہاڑ اور ان پہاڑوں میں بادام اور چیڑ کے درخت، بس یوں لگتا ہے کہ گویا خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہاں آنے والے سیاح اس وادی کے سحر میں مبتلا ہو کر رات گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اڑنگ کے اس وسیع سبزہ زار میں لکڑی کے نقش و نگار سے آراستہ ایک خوبصورت مسجد بھی موجود ہے۔ یہاں قیام کرنے کے لیے ہٹس اور ہوٹلز بھی موجود ہیں جبکہ کیمپنگ بھی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ یہاں رات بسر کرنا چاہتے ہیں تو گرم کپڑے ہمراہ لانا مت بھولیں کیونکہ یہاں رات کے وقت درجہ حرارت منفی میں بھی داخل ہو جاتا ہے۔

اڑنگ کیل

## تاؤبٹ

اس نام سے بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ غالباً کسی خوش خوراک بٹ صاحب کا ذکر ہو رہا ہے لیکن درحقیقت یہ کسی شخصیت نہیں بلکہ پاکستان کی ایک حسین و دلفریب وادی کا نام ہے۔ جو وادیٔ نیلم کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔

کیل سے مزید آگے یہ انتہائی دلکش اور دیدہ زیب مقام تاؤبٹ ہے۔ تاؤبٹ جانے کے لیے جیپ ہائر کرنا پڑتی ہے کیونکہ یہ ایک غیر ہموار اور دشوار راستہ ہے۔ بعض ہائیکنگ کے شوقین کیل سے تاؤبٹ پیدل بھی جاتے ہیں۔ یہ ایک دن کا پیدل ٹریک ہے۔ کیل سے تاؤبٹ بہت زیادہ چڑھائی نہیں ہے لیکن راستہ انتہائی اونچا نیچا ہے۔ اس راستے کے ذریعہ جیپ میں بیٹھ کر آپ اپنی پسلیوں کی مضبوطی کا خوب امتحان لے سکتے ہیں۔ لیکن تمام راستے میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چشمے بہتے نظر آتے ہیں۔ راستے کے ساتھ متعدد آبشاریں پھوار اڑاتی ہیں اور گہرائی میں دریا خوابناک حد تک شفاف ہے۔ یوں وادی کا حسن راستے کی مشکلات کو نظر انداز کرنے میں مدد بن جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وادیٔ نیلم کا اصل حسن کیل سے آگے شروع ہوتا ہے۔

کیل سے تاؤبٹ جاتے ہوئے ابتداء میں ہی ایک جیپ ٹریک شاؤنٹر وادی کی طرف نکلتا ہے۔ یہاں سے شاؤنٹر وادی تقریباً تین گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ یہاں سے آگے جیپ ٹریک ختم ہو جاتا ہے اور پھر پیدل ہائیکنگ کا آغاز ہوتا ہے۔ تقریباً دو گھنٹے کی مشکل ہائیکنگ کے بعد ڈیک ون کا مقام آتا ہے۔ شاؤنٹر اور ڈیک ون دونوں مقامات پر رہائشی کیمپس میسر ہیں۔ اس کے بعد تقریباً مزید 4 گھنٹے سے چھ گھنٹے کی ہائیکنگ پر 13500 فٹ کی بلندی پر چٹا کٹھا جھیل واقع ہے۔ یہ وادیٔ نیلم کی ایک خوبصورت ترین جھیل ہے لیکن رتی جھیل سے نسبتاً کچھ چھوٹی ہے۔ یہ دو دن کا ہائیکنگ ٹریک ہے۔

تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد آپ تاؤبٹ نامی اس خوبصورت وادی داخل ہو جاتے ہیں جو پاکستان کے ان چند شمالی علاقوں میں سے ایک ہے جس کی آپ کسی بھی زاویہ سے تصویر لیں، ہر تصویر قدرتی حسن کا ایک شاہکار ہوتی ہے۔ یہ مقام تصور سے بھی زیادہ حسین ہے۔ تاؤبٹ میں رات قیام کرنے کے لیے ہوٹلز اور ہٹس بنے ہوئے ہیں۔ پاک فوج کی بھی قیام گاہیں ہیں۔

تاؤبٹ کی شام کا ایک حسین منظر

خلاصہ یہ کہ اگر آپ اس مسحور کن حسین وادی سے گرمیوں میں لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو باآسانی تین سے چار روز میں وادیٔ نیلم کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن یہاں آتے وقت اصل شناختی کارڈ لانا مت بھولیں کیونکہ لائن آف کنٹرول کے ساتھ ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ آپ کی شناخت کو پرکھا جاتا ہے۔

## کعبہ پر پہلی نظر

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

میں نے جب حج کیا تو حج کے موقع پر بعض احادیث اور بزرگوں کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلی دفعہ خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت انسان جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ میں جب حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھے یہ بات بتائی اور فرمایا اس کا خیال رکھنا۔ جب میں وہاں پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے یہی دعا کی کہ الٰہی! میری دعا تو یہ ہے کہ مجھے تو مل جائے اور جب بھی میں تجھ سے دعا کروں تو تو اسے قبول فرمالیا کر۔ مجھے جہاں تک خیال پڑتا ہے، حضرت خلیفہ اولؓ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ تو اہم موقعوں کو معمولی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقاصد اپنے دل میں رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہم پر نازل ہوں۔ اور نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری اولادوں پر بھی نازل ہوں۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 533)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

قریشی طاہر احمد ناصر۔ ملبورن، آسٹریلیا

# جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایم ٹی اے نیا نیا شروع ہو رہا تھا اور پیاسی ترسی نگاہیں انتظار میں رہتی تھیں کہ کب ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ تعالیٰ ملاقات پروگرام یا پھر اُردو کلاس کے لئے رات آٹھ بجے کے قریب ایک گھنٹہ کے لئے ٹی وی پر رونق افروز ہوں۔

ہماری تو روز کی یہ روٹین بن گئی کہ جب بھی کوئی پروگرام آنا ہوتا میں اور میرا بیٹا فاتح احمد اپنا وی سی آر لے کر اپنے دوست شفقت علی گوہر صاحب کے گھر پہنچ جاتے جہاں ہم نے جماعتی ڈش لگائی ہوئی تھی۔

اللہ نے ان کو مسیح پاک کے مہمانوں کی خدمت کا خوب ذوق عطا کیا ہوا تھا اور وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ خوشی خوشی ہر آنے والے کی حتی القدور خاطرمدارت کرتے۔

ان دنوں خاص طور پہ ایک گھنٹہ کا ’’ملاقات‘‘ پروگرام آیا کرتا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ مختلف سوالات کے بھر پور جواب دیا کرتے تھے اور ہم لوگ ساتھ ساتھ ریکارڈ کرتے جاتے کہ شائد یہ موقع بعد میں نہ ملے۔

ان دنوں عجب عشق کا سماں تھا نت نئے پروگرام شروع ہو رہے تھے اور حضور کے ساتھ پروانوں کا عشق دیدنی تھا۔

جو خاص واقعہ میں بیان کرنے جا رہا ہو کہ:

ایک دن حضور اردو کلاس کے لئے آئے تو حضور کے ہاتھ میں ایک چھڑی اور ایک تھیلی تھی حضور نے بتایا کہ یہ ایک نواحمدی رشین سکالر ہیں وہ یہ دو تحفے لے کر آئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اب میں سارے ملکوں کی جماعتوں کے سامنے یہ پہیلی رکھ رہا ہوں کہ وہ بتائیں کہ ان دونوں تحفوں سے آپ کے ذہن کیا کوئی خصوصی پیغام یا مفہوم آتا ہے؟

یعنی: اس چھڑی سے کیا مراد ہے اور اس تھیلی میں کیا ہے اور نیز اس سے کیا مراد ہے؟

حضور اید اللہ تعالیٰ نے ایک ہفتہ کا وقت دیا کہ سب لوگ سوچ کر بتائیں اگلے ہفتے بہت سے جوابات آئے ہر کوئی اپنے اپنے تخیل کے گھوڑے دوڑاتا رہا مگر کوئی بھی اس پہیلی کے اصل اور صحیح مفہوم کو نہ پا سکا۔

حضور نے خود ہی جماعت کو اس پہیلی کا جواب بتایا کہ ان دونوں تحفوں سے حضرت مسیح موعود علیہ سلام کے دو الہاموں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے:

چھڑی سے اشارہ اس الہام کی طرف ہے کہ زارِ روس کا عصا مجھے دیا گیا اور اس تھیلی میں ریت ہے اور اس سے اُس الہام کی طرف اشارہ ہے کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذروں کی طرح دیکھتا ہوں سُبْحَانَ اللّٰہِ۔

آج کوئی اس بات میں شک کرسکتا ہے مگر ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ یہ دونوں الہام اپنی پوری آب و تاب سے پورے ہونگے۔

ان شاء اللہ۔

## دعا کا تحفہ

### گناہوں کی بخشش اور عذابِ الٰہی سے بچنے کی دعا

یہ دعا خدا تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے کے مضمون پر مشتمل ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے تہجد گزاروں اور استغفار کرنے والوں پر نظر کرتا ہے اور پھر ان کی وجہ سے اس عذاب کو ٹلا دیتا ہے۔

(تفسیر قرطبی جزء 4 صفحہ 39)

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۷﴾

(آل عمران:17)

اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 11)

(مرسلہ: عائشہ چودہری۔ جرمنی)

## ایک سبق آموز بات

اس شخص کے لیے جنت میں ایک گھر کی ضمانت ہے جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے۔ اپنا حق چھوڑنا آسان نہیں ہوتا مگر کچھ پانے کے لیے کچھ چھوڑنا ہی پڑتا ہے جھگڑا چھوڑ دے گا تو جنت میں گھر مل جائے گا۔ اگر جھگڑا نہ چھوڑے تو جنت سے محروم ہو جائے گا۔

(علامہ محمد عمر تماپوری۔ انڈیا)

| 15 جون 2022ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 04:10 | 19:06 |
| مدینہ منورہ | 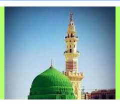 | 04:01 | 19:12 |
| قادیان | | 03:43 | 19:36 |
| ربوہ | | 03:23 | 19:15 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | 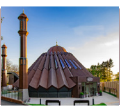 | 03:18 | 21:20 |

## فقہی کارنر

### طلوعِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک نوافل جائز نہیں

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) کی خدمت میں پیش ہوا کہ نمازِ فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا:۔

نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہیں ہے۔

(بدر 7 فروری 1907ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)